SDF-B-URD

اردو/ URDU

پرچہ-II / Paper II

(لٹریچر) / (LITERATURE)

کل مارکس : 250
Maximum Marks : 250

مقررہ وقت : 3 گھنٹے
Time Allowed : 3 Hours

سوالات سے متعلق خصوصی ہدایات

برائے مہربانی ذیل کی ہر ہدایت کو جواب لکھنے سے پہلے توجہ سے پڑھ لیں

اس پرچے میں **آٹھ** سوالات پوچھے جارہے ہیں جو دو حصّوں میں منقسم ہیں۔

امیدوار کو کل **پانچ** سوالوں کے جواب دینے ہیں۔

سوال 1 اور 5 لازمی ہیں اور باقی سوالات میں سے **تین** کا جواب لکھنا ہے مگر ہر حصّہ سے کم از کم **ایک ایک** سوال کرنا ضروری ہے۔

ہر سوال یا سوال کے حصّے کے نمبر اس کے سامنے درج کردیے گئے ہیں۔

جواب ہر صورت میں **اُردو** میں ہی لکھے جائیں گے۔

اگر کسی سوال کے جواب کے لیے الفاظ کی تعداد کی شرط لگادی گئی ہے تو اس کی پابندی لازمی ہے۔

سوالات کے جواب کو ترتیب وار اہمیت دی جائے گی، شرط یہ ہے کہ کوئی جواب کاٹ کر مسترد نہ کردیا گیا ہو۔ اگر کسی سوال کا کوئی حصّہ بھی جواب کے لیے منتخب کیا گیا ہے تو اسے سوال کا جواب ہی تصور کیا جائے گا۔ اگر کسی صفحہ یا صفحے کے کسی حصے کو خالی چھوڑنا مقصود ہے تو اسے صفائی کے ساتھ کاٹ کر مسترد کرنا ضروری ہے۔

Question Paper Specific Instructions

Please read each of the following instructions carefully before attempting questions :

*There are **EIGHT** questions divided in **TWO SECTIONS**.*

*Candidate has to attempt **FIVE** questions in all.*

*Questions no. **1** and **5** are compulsory and out of the remaining, any **THREE** are to be attempted choosing at least **ONE** question from each section.*

The number of marks carried by a question / part is indicated against it.

*Answers must be written in **URDU**.*

Word limit in questions, wherever specified, should be adhered to.

Attempts of questions shall be counted in sequential order. Unless struck off, attempt of a question shall be counted even if attempted partly. Any page or portion of the page left blank in the Question-cum-Answer Booklet must be clearly struck off.

SECTION A

Q1. **مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے۔ان کے ادبی محاسن کا بھی جائزہ لیجیے۔ہر اقتباس کی تشریح تقریباً ایک سو پچاس (150) الفاظ پر مشتمل ہو۔** ***10×5=50***

(A)

ایک پیرِ کہن سال کی تصویر ہے۔اس کے بازوؤں میں پریوں کی طرح پرپرواز لگے ہیں کہ گویا ہوا میں اڑتا چلا جاتا ہے۔ایک ہاتھ میں شیشۂ ساعت ہے کہ جس سے اہلِ علم کو اپنے گزرنے کا انداز دکھاتا ہے۔اور ایک میں درانتی ہے کہ لوگوں کی کشتِ امید یا رشتۂ عمر کو کاٹتا جاتا ہے۔یا ظالم خونریز ہے کہ اپنے گزرنے میں ذرا رحم نہیں کرتا۔ *10*

(B)

افکار واحوال کے اشباہ وامثال ہمیشہ مختلف وقتوں اور مختلف شخصیتوں میں سر اٹھاتے رہتے ہیں،اور فکر و نظر کے میدان سے کہیں زیادہ احوال وواردات کا میدان اپنی یک رنگینیاں اور آہنگیاں رکھتا ہے۔بہت ممکن ہے کہ ساتویں صدی کی ایک صاحب حال عورت کی زبان سے بھی اخلاص عمل اور عشق الٰہی کی وہی تعبیر نکل گئی ہو جو دوسری صدی کی رابعہ بصریہ کی زبان سے نکلی تھی۔ *10*

(C)

تب میں نے کہا: اگر اس بندے کے گھر تشریف لے چلو، عین غریب نوازی ہے۔اس جوان نے بہت عُذر اور حیلے کئے، پر میں نے پنڈ نہ چھوڑا، جب تلک وہ راضی ہوا۔ساتھ ہی ساتھ اس کو اپنے مکان پر لے چلا۔لیکن راہ میں یہی فکر کرتا آتا تھا کہ اگر آج اپنے تئیں مقدور ہوتا تو ایسی تواضع کرتا کہ یہ بھی خوش ہوتا۔اب میں اسے لئے جاتا ہوں، دیکھیے کیا اتفاق ہوتا ہے۔ *10*

(D)

تم ثمرِ لورس ہو اس نہال کے جس نے میری آنکھوں کے سامنے نشو ونما پائی ہے،اور میں ہوا خواہ و سایہ نشیں اس نہال کا رہا ہوں، کیوں کر تم مجھ کو عزیز نہ ہو گے۔رہی دید وادید،اس کی دو صورتیں، تم دلّی میں آؤ یا میں لوہارو آؤں۔تم مجبور، میں معذور۔خود کہتا ہوں کہ میرا عُذر زنہار مسموع نہ ہو، جب تک نہ سمجھ لو کہ کون ہوں اور ماجرا کیا ہے۔ *10*

(E)

اس سحر خیزی کی عادت کے لئے والد مرحوم کا منت گزار ہوں۔ان کا معمول تھا کہ رات کی پچھلی پہر ہمیشہ بیداری میں بسر کرتے۔بیماری کی حالت بھی اس معمول میں فرق نہیں ڈال سکتی تھی۔فرمایا کرتے تھے کہ رات کو جلد سونا اور صبح جلد اٹھنا زندگی کی سعادت کی پہلی علامت ہے۔اپنی طالب علمی کے زمانے کے حالات سناتے کہ دہلی میں مفتی صدرالدین آزردہ مرحوم سے صبح کی سنّت اور فرض کے درمیان سبق لیا کرتا تھا۔ 10

Q2. (a) " میرامن کی کتاب 'باغ و بہار' اردو نثر نگاری کا نقشِ اولیں ہی نہیں، فصاحت بیان کا عمدہ نمونہ بھی ہے "۔اس تنقیدی فیصلے پر تبصرہ کیجئے۔ 10

(b) "مرزا غالب کے خطوط، محض اپنے اسلوب کی طاقت سے زندہ نہیں بلکہ غالب کی شاعری کی تفہیم میں بھی معاون ثابت ہوتے ہیں"۔اس خیال سے آپ متفق ہیں یا نہیں؟ دلیل کے ساتھ لکھئے۔ 20

(c) "راجندر سنگھ بیدی کے افسانے کا امتیاز افسانہ نگار کا اسلوب اور حقیقت نگاری ہے"۔ تبصرہ کیجئے۔ 20

Q3. (a) 'غبارِ خاطر' کے خطوط، کی اہمیت نہ صرف مولانا ابوالکلام آزاد کی بہترین نثر نگاری کے باعث ہے، بلکہ ان سے مولانا کی شخصیت کی تفہیم میں بھی مدد ملتی ہے؟ اپنے تاثرات لکھئے۔ 15

(b) پریم چند کے ناولوں میں 'گئودان' اپنے فنی امتیازات کے باعث آج بھی ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔اس رائے کی تصدیق یا اس سے اختلاف، دلیلوں کے ساتھ کیجئے۔ 15

(c) "اپنے دکھ مجھے دے دو" کی کردار نگاری پر اظہارِ خیال کیجئے۔ 20

Q4. (a) "مولانا محمد حسین آزاد کی کتاب 'نیرنگِ خیال' میں شامل مضامین تمثیلی نوعیت کے ہیں"۔اس خیال پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا آزاد کی تمثیل نگاری سے بحث کیجئے۔ 20

(b) "راجندر سنگھ بیدی کے افسانوں کی زبان موضوع اور حالات کے عین مطابق ہے"۔اپنے خیالات کا اظہار کیجئے۔ 15

(c) غالب کے مکتوبات کے اسلوب کی خصوصیات کچھ اس طرح واضح کیجئے کہ نثر نگار کی حیثیت سے مرزا غالب کے کارنامے کا اندازہ لگایا جاسکے۔ 15

SECTION B

Q5. **مندرجہ ذیل شعری حصوں کی تشریح مع سیاق وسباق ومحاسن کیجیے۔ تشریح ایک سو پچاس (150) الفاظ پر مشتمل ہو۔** $10 \times 5 = 50$

(A)

دوست غم خواری میں میری سعی فرمائیں گے کیا

زخم کے بھرنے تلک، ناخن نہ بڑھ جائیں گے کیا

بے نیازی حد سے گزری بندہ پرور کب تلک

ہم کہیں گے حالِ دل اور آپ فرمائیں گے کیا

حضرت ناصح گر آئیں، دیدۂ و دل فرش راہ

کوئی مجھ کو یہ تو سمجھادو کہ سمجھائیں گے کیا

آج واں تیغ و کفن باندھے ہوئے جاتا ہوں میں

عُذر میرے قتل کرنے میں وہ اب لائیں گے کیا 10

(B)

جس سر کو غرور آج ہے یاں تاج وری کا

کل اس پہ یہیں شور ہے پھر نوحہ گری کا

زنداں میں بھی شورش نہ گئی اپنے جنوں کی

اب سنگ مداوا ہے اس آشفتہ سری کا

آفاق کی منزل سے گیا کون سلامت

اسباب لٹا راہ میں یاں ہر سفری کا

اپنی تو جہاں آنکھ لڑی، پھر وہیں دیکھو

آئینے کو لپکا ہے پریشاں نظری کا 10

(C)

زمستانی ہوا میں گرچہ تھی شمشیر کی تیزی

نہ چھوٹے مجھ سے لندن میں بھی آدابِ سحر خیزی

کہیں سرمایۂ محفل تھی میری گرم گفتاری

کہیں سب کو پریشاں کر گئی میری کم آمیزی

زمامِ کار اگر مزدور کے ہاتھوں میں ہو پھر کیا

طریقِ کوہکن میں بھی وہی حیلے ہیں پرویزی

جلالِ پادشاہی ہو کہ جمہوری تماشا ہو

جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی 10

(D)

نثار میں تری گلیوں پہ اے وطن کہ جہاں

چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اٹھا کے چلے

کوئی جو چاہنے والا طواف کو نکلے

نظر چرا کے چلے، جسم و جاں بچا کے چلے

ہے اہل دل کے لئے اب نہ نظم بِسط و کشاد

کہ سنگ و خشت مقید ہیں اور سگ آزاد

بہت ہے ظلم کہ دست بہانہ جو کے لئے

جو چند اہل جنوں ترے نام لیوا ہیں

بنے ہیں اہل ہوس مدعی بھی منصف بھی

کسے وکیل کریں، کس سے منصفی چاہیں

مگر گزارنے والوں کے دن گزرتے ہیں

ترے فراق میں یوں صبح و شام کرتے ہیں 10

(E)

تمہارے لہجے میں جو گرمی و حلاوت ہے
اسے بھلا سا کوئی نام دو وفا کی جگہ
غنیم نور کا حملہ کہو- اندھیروں پر
دیار درد میں آمد کہو مسیحا کی
رواں دواں ہوئے خوشبو کے قافلے ہر سو
خلائے صبح میں گونجی سحر کی شہنائی
یہ ایک کہرہ سا، یہ دھند سی جو چھائی ہے
اس التہاب میں، اس سرمگیں اجالے میں
سوا تمہارے مجھے کچھ نظر نہیں آتا 10

Q6. (a) ''فیض احمد فیض کی شاعری، ترقی پسند تصورات کے ساتھ شعری اور فنی قدروں کی بھی پاسدار ہے''۔ اس رائے پر اظہار خیال کیجئے۔ 15

(b) میر تقی میر کی غزل میں تہذیب عشق نے جو رکھ رکھاؤ پیدا کر دیا ہے، اس کو مثالوں سے واضح کیجئے۔ 20

(c) ''فراق گورکھپوری کی شاعری کلاسیکی روایت کے ساتھ جدید ذہن کی بھی ترجمانی کرتی ہے''۔ تبصرہ کیجئے۔ 15

Q7. (a) مرزا غالب کی شاعری کے فنی محاسن پر ایک مضمون لکھئے۔ 15

(b) اُردو مثنویوں میں میر حسن کی مثنوی 'سحر البیان' کے امتیازات پر روشنی ڈالئے۔ 20

(c) 'غالب کی شاعری' ہر دور کے انسان کی ترجمانی کرتی ہے' اپنی رائے کا اظہار کیجئے۔ 15

Q8. (a) 'دست صبا' میں شامل فیض احمد فیض کی کسی ایسی نظم پر تبصرہ کیجئے جو آپ کو سب سے زیادہ بہتر لگتی ہو۔ 15

(b) علامہ اقبال کا وہ کونسا فلسفہ ہے جو انسان کو مرد کامل بننے کی تلقین کرتا ہے؟ خودی اور عرفان ذات کے حوالے سے اس سوال کا جواب دیجئے۔ 20

(c) میر تقی میر کو خدائے سخن کیوں کہا جاتا ہے؟ ان کے اشعار کی مدد سے جواب دیجئے۔ 15